بدعات محرم الحرام

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعہ ہمیشہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ نواور دس محرم کو ہم جوکچھ کرتے ہیں وہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ محبت کی دلیل ہے ، اورایسے عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے یعقوب علیہ السلام نےاپنے بیٹے یوسف کی گمشدگی پر (یآسفی علی یوسف) کہا تھا : ۔ برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں سینہ کوبی اور ماتم کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عاشوراء میں شیعہ حضرات جوماتم وسینہ کوبی کرتے ہیں ، اوراپنے آپ کوزنجیروں اورچھریاں وغیرہ مارتے ہیں ، اورتلواروں کے ساتھ اپنے سر زخمی کرتے اورخون نکالتے ہیں دین اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں ہے ، بلکہ یہ عمل اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے   نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے ، اوراپنی امت کےلیے ایسی کوئی چیز مشروع نہیں فرمائی اورنہ ہی اس ماتم کے قریب بھی کچھ مشروع کیا ہے کہ اگر کوئی عظیم مقام ورتبہ والا شخص فوت ہوجائے یا کوئی شہید ہوجائے تواس کے ماتم میں ایسی خرافات کی جائیں   نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کئی ایک کبار صحابہ کرام کی شہادت ہوئی اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی موت پر غمزدہ بھی ہوئے مثلاً حمزہ بن عبدالمطلب اورزید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جوشیعہ حضرات کرتے ہیں ، اوراگر یہ کام خیر و بھلائی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہم سے سبقت لے جاتے   اور پھر یعقوب علیہ السلام نے سینہ کوبی نہیں کی ، اورنہ ہی اپنے چہرے کوزخمی کیا ، اورنہ خون بہایا ، اورنہ ہی اس دن کوجس میں یوسف علیہ السلام گم ہوئے تھے تہوار بنایا اورنہ ہی اس روز کوماتم کےلیے مختص کیا ، بلکہ وہ تواپنے پیارے اور عزیز بیٹے کویاد کرتے اوراس کی دوری سے پریشان وغمزدہ ہوتے تھے ، اوریہ ایسی چیز ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا اورنہ ہی اس کو روک سکتا ہے ، بلکہ ممانعت وبرائی تواس عمل میں ہے جوجاہلیت کے امور بطورِ وراثت لے کراپنائے جائیں جن سے اسلام نے منع کردیا ہو   بخاری ومسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ'' (صحیح بخاری حدیث نمبر (1294) صحیح مسلم حدیث نمبر (103) "جس نے بھی رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیا اور جاہلیت کی آوازیں لگائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے " چنانچہ یوم عاشوراء کے دن شیعہ حضرات جوغلط کام کرتے ہیں اس کے دین اسلام میں کوئی دلیل نہیں ملتی ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنے صحابہ میں سے کسی ایک کوبھی اس کی تعلیم نہیں دی ، اورنہ ہی کسی صحابی یا کسی دوسرے کی موت پر ایسے اعمال کیے ، اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر صحابہ کرام نے بھی ایسا نہیں کیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی مصیبت توحسین رضی اللہ تعالی کی موت سے بھی زیادہ ہے   حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں : " ہر مسلمان کوچاہیے کہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے پر غمزدہ ہو ، کیونکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ مسلمانوں کے سرداراور علماء صحابہ کرام میں سے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اورآپ کی اس بیٹی کی اولاد میں سے ہیں جوسب بیٹیوں سے افضل تھی ، اورپھر حسین رضی اللہ تعالی عنہ عابد وزاہد اور سخی وشجاعت وبہادری کا وصف رکھتے تھے   لیکن شیعہ حضرات جوکچھ کرتے ہیں اورجزع وفزع اور غم کا اظہار جس میں اکثر طور پر تصنع وبناوٹ اور ریاء ہوتی ہے ان کا یہ عمل اچھا نہیں ، حالانکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے والد علی رضی اللہ تعالی عنہ توحسین سے افضل تھے انہیں شہید کیا گیا لیکن وہ اس کے قتل ہونے پر ماتم نہیں کرتے جس طرح وہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے والے دن ماتم کرتے ہیں   کیونکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے والد علی رضی اللہ تعالی عنہ کوچالیس ہجری سترہ رمضان المبارک جمعہ کے روزاس وقت قتل کیا گیا جب وہ نماز فجر کی ادائیگی کےلیے جارہے تھے ، اوراسی طرح اہل سنت کے ہاں عثمان رضی اللہ تعالی عنہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل ہیں انہیں محاصرہ کرکے ان کے گھر میں چھتیس ہجری ماہ ذوالحجہ کے ایام تشریق میں شہید کیا گیا ، اورانہیں رگ رگ کاٹ کر ذبح کیا گیا ، لیکن لوگوں نے ان کے قتل کے دن کوماتم نہیں بنایا   اوراسی طرح عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جوکہ عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہما سے افضل ہیں انہیں نماز فجر پڑھاتے ہوئے محراب میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کیا گیا لیکن لوگوں نے ان کی موت کے دن کوماتم کا دن نہیں بنایا   اوراسی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ان سے افضل تھے اور لوگوں نے ان کی موت کے دن کوماتم والا دن نہیں بنایا ، اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تودنیا وآخرت میں اولاد آدم کے سردار ہیں آپ کوبھی اسی طرح قبض کیا گیا اور فوت کیا گیا جس طرح پہلے انبیاء کوفوت کیا گیا ، لیکن کسی ایک نے بھی ان کی موت کوماتم نہیں بنایا ، اوروہ ان رافضی جاہلوں کی طرح کریں جس طرح وہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے کے دن خرافات کرتے ہیں   اس طرح کی مصیبتوں کے وقت سب سے بہتر وہی عمل ہے جوحسین رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نےاپنے نانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''مامن مسلم یصاب بمصیبة فیتذکرہا وإن تقادم عہدہا فیحدث لہا استرجاعا إلا أعطاہ اللہ من الأجر مثل یوم أصیب بہا'' "جس کسی مسلمان کوبھی کوئی مصیبت پہنچی ہواوروہ مصیبت یاد آئے چاہے وہ پرانی ہی ہوچکی ہو تووہ نئے سرے سے دوبارہ ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھے تواللہ تعالی اسے اس مصیبت کے پہنچنے والے دن جتنا ہی اجروثواب عطا کرتا ہے " اسے امام احمد اورابن ماجہ نے روایت کیا ہے " انتہی دیکھیں : البدایة والنہایة (221/8). اورایک مقام پر لکھتے ہیں : "چوتھی صدی ہجری کے آس پاس بنوبویہ کے دور حکومت میں رافضی شیعہ حضرات اسراف کا شکار ہوئے اور بغداد وغیرہ میں یوم عاشوراء کے موقع پر ڈھول پیٹے جاتے اورراستوں اوربازاروں میں ریت وغیرہ پھیلادی جاتی اوردکانوں پرٹاٹ لٹکا دیے جاتے ، اورلوگ غم وحزن کا اظہار کرتے اورروتے ، اوران میں سے اکثر لوگ اس رات پانی نہیں پیتے تھے تاکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی موافقت ہو؛ کیونکہ وہ پیاسے قتل ہوئے تھے   پھر عورتیں چہرے ننگے کرکے نکلتیں اوراپنے رخسار پیٹتیں اورسینہ کوبی کرتیں ہوئی بازاروں سے ننگے پاؤں گزرتیں اوراسکے علاوہ بھی کئی ایک قبیح قسم کی بدعات اور شنیع خواہشات اوراپنی جانب سے ایجاد کردہ تباہ کن اعمال کرتے ، اوراس سے وہ حکومت بنوامیہ کوبرا قرار دیتے کیونکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ ان کے دور حکومت میں قتل ہوئے تھے   لیکن اہل شام کے نواصب نے شیعہ ورافضیوں کے برعکس کام کیا ، وہ یوم عاشوراء میں دانے پکا کر تقسیم کرتے اور غسل کرکے خوشبو لگا کر بہترین قسم کا لباس زیب تن کرتے اوراس دن کوتہوار اور عید بنالیتے اور مختلف قسم کے کھانے تیار کرکے خوشی وسرور کا اظہار کرتے ، ان کا مقصد رافضیوں کی مخالفت اوران سے عناد ظاہر کرنا تھا " انتہی دیکھیں : البدایة والنہایة (8/220). جس طرح اس دن ماتم کرنا بدعت ہے اسی طرح اس دن خوشی وسرور ظاہر کرنا اور جشن منانا بھی بدعت ہے ، اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : "حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے سبب میں شیطان نے لوگوں میں دوقسم کی بدعات ایجاد کروائیں ایک تویوم عاشوراء کے دن ماتم کرنا اور غم وحزن کا اظہار اور سینہ کوبی کرنا اور مرثیے پڑھنا   اور دوسری بدعت خوشی وسرور کا اظہار کرنا   ان لوگوں نے غم وحزن اور ماتم ایجاد کیا اوردوسروں نے اس کے مقابلہ میں خوشی وسرور کی ایجاد کی اوراس طرح وہ یوم عاشوراء کوسرمہ ڈالنا اور غسل کرنا اوراہل وعیال کوزیادہ کھلانا پلانا اور عادت سے ہٹ کر انواع واقسام کے کھانا تیار کرنا جیسی بدعت

ایجاد کرلی، اور ہر بدعت گمراہی ہے آئمہ اربعہ وغیرہ دوسرے مسلمان علماء نے نہ تو اسے اور نہ ہی اس کو مستحب قرار دیا ہے " انتہی (ماخوذاز: منہاج السنة (554/4) مختصرا) یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ ان غلط قسم کے اعمال کی پشت پناہی دشمنان اسلام کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے گندے مقاصد تک پہنچ سکیں اور اسلام اور مسلمانوں کی صورت کو مسخ کرکے دنیا میں پیش کریں، اسی سلسلہ میں موسی الموسوی اپنی کتاب "الشیعة والتصحیح" میں لکھتے ہیں: " لیکن اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے سوگ میں دس محرم کے دن سینہ کوبی کرنا اور سروں پر تلواریں مار کر سر زخمی کرنا اور زنجیر زنی کرنا ہندوستان سے انگریز دور حکومت کے وقت ایران اور عراق میں داخل ہوا، اور انگریزوں نے شیعہ کی جہالت اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے محبت کو موقع غنیمت جانتے ہوئے انہیں سروں پر بیرنگ مارنے کی تعلیم دی، حتی کہ ابھی قریب تک طہران اور بغداد میں برطانوی سفارت خانے ان حسینی قافلوں کی مالی مدد کیا کرتے تھے جو اس دن سڑکوں پر نکلنے جاتے، اس کے پیچھے غرض صرف سیاسی اور انگریزی استعمار وغلبہ تھا تاکہ وہ اس کو بڑھا کر اس کی آبیاری کریں، اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے معاشرے اور آزاد میڈیا کے سامنے ایک معقول بہانا مہیا کرنا چاہتے تھے جو برطانیہ کا ہندوستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں قبضہ کی مخالفت کرتے تھے اور وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ ان ممالک میں بسنے والے وحشی ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں کہ انہیں جہالت اور وحشیوں کی وادی سے نکال کر ترقی یافتہ معاشرہ بنایا جائے، اس طرح یورپی اور انگریزی روزناموں اور میگزینوں میں تصاویر شائع کی جاتیں کہ ہزاروں افراد کے قافلے عاشوراء کے موقع پر زنجیر زنی سے ماتم کرکے بازاروں میں گھوم رہے ہیں اور سروں پر تلوار اور بیرنگ سے خون نکالا گیا ہے اس طرح یہ استعماری تھنک ٹینک ان ممالک میں قبضہ اور استعمار کو ایک انسانی واجب بنا کر پیش کرتے، اور کہتے کہ ان ممالک کی یہ ثقافت ہے اس لیے اسے ترقی کی ضرورت ہے اور کہا جاتا ہے کہ انگریز قبضہ کے وقت عراق کے وزیر اعظم " یاسین ہاشمی " نے جب لندن کا دورہ کیا اور انگریزوں سے وائسرائے کے نظام کو ختم کرنے کا کہا تو انگریز کہنا لگا: ہم عراق میں عراقی لوگوں کی مدد کے لیے ہیں تاکہ وہ سعادت حاصل کریں اور بربریت سے نکلنے کی نعمت حاصل کرسکیں تو اس بات سے " یاسین ہاشمی " غصہ میں آیا اور ناراض ہو کر مذاکرات کے کمرہ سے نکل آیا، لیکن انگریز نے بڑی چالاکی دکھاتے ہوئے اس سے معذرت کی اور بڑے احترام سے اسے عراق کے متعلق ایک فلم دیکھنے کی درخواست کی جس میں حسینی قافلے نجف وکربلاء اور کاظمیہ کی سڑکوں پر سینہ کوبی اور زنجیر زنی کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، گویا کہ انگریز اسے یہ کہنا چاہتے تھے: کیا یہ قوم اتنی ہی گری ہوئی ہے جس میں ذرا بھی ترقی کی رمق نہیں جو اپنے ساتھ یہ سلوک کر رہی ہے؟!" انتہی ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی